شجر کاری کے سماجی اور معاشرتی فائدے

محمد طفیل احمد مصباحی
سبحان پور کٹوریا، امرپور، ضلع بانکا (بہار)

شجر کاری بظاہر ایک معمولی عمل ہے، لیکن اس کے فوائد واثرات ہمہ گیر ہیں۔ شجر کاری کے طبی اور اقتصادی فوائد اپنی جگہ مسلم ہیں۔ تاہم اس کے سماجی اور معاشرتی فوائد اور اس کی تہذیبی و ثقافتی قدریں بھی کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ شجر کاری زمانۂ قدیم سے عالمی تہذیب و ثقافت کا ایک گراں قدر حصہ رہی ہے۔ متمدن اقوام و مذاہب کے ماننے والے تعلیم یافتہ حضرات بڑی رغبت اور پورے ذوق و شوق کے ساتھ شجر کاری کے عمل میں حصہ لیتے ہیں۔ اپنی عبادت گاہوں، گھروں، ہوٹلوں، پارکوں اور تفریح گاہوں میں خوشنما درخت اور پودے لگاتے ہیں۔ گھروں اور آفسوں کو پھول پتّیوں اور نوع بنوع گلدستوں سے سجا کر تفریحِ قلب اور تسکینِ خاطر کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

دینِ اسلام ایک صالح سماج اور صاف و شفاف معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کو طہارت و پاکیزگی کا حکم دیا ہے اور معاشرے کو جسمانی و روحانی اعتبار سے پاک و صاف رہنے کی تعلیم دی ہے۔ قرآن مقدس میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِینَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

(قرآن، سورۃ البقرہ، آیت: ۲۲۲)

ترجمہ: بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

الطهور شطر الایمان یعنی طہارت و پاکی نصف ایمان ہے۔

اللہ کے رسول جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شجر کاری کا حکم دیا ہے، اس کے پس پردہ بہت سارے اغراض و مقاصد کارفرما ہیں، جن میں سے ایک سماج اور معاشرے کو زمینی اور فضائی آلودگیوں سے پاک کرنا بھی ہے۔

شجر کاری کا پہلا سماجی فائدہ یہ ہے کہ اس سے سماج خوش گوار اور دلکش نظر آتا ہے۔ چاروں طرف ہریالی اور سبزے دکھائی دیتے ہیں، جو طبیعت میں تازگی اور روح کو بالیدگی بخشتے ہیں۔ معاشرے میں رہنے والے افراد درختوں کی چھاؤں میں بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ انھیں تازہ ہوائیں بآسانی دستیاب ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں درختوں اور پودوں سے لکڑیوں کی شکل میں ایندھن فراہم ہوتے ہیں، جو آگ جلانے اور کھانا پکانے کے کام آتے ہیں۔ انسان جو ایک معاشرتی جانور ہے، اس کو زندہ رہنے کے لیے غذا، میوہ، پھل، اناج اور سالن وغیرہ کی ضرورتیں پڑتی ہیں اور یہ ساری چیزیں درختوں، پودوں، کھیتوں اور باغوں سے ہی

حاصل ہوتی ہیں۔انسان اپنے مویشیوں اور جانوروں کے لیے پتے انہی درختوں سے توڑتے ہیں اور جانوروں کے چارا پانی کا انتظام کرتے ہیں۔

سماج کو گھر، مکان اور محل تعمیر کرنے کے لیے لکڑیوں کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ لکڑیاں، پیڑوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔درختوں اور پودوں کا ایک اہم معاشرتی فائدہ یہ بھی ہے کہ لوگ جب ایک جگہ رہتے رہتے اکتا جاتے ہیں تو تفریح کرنے اور دل بہلانے کے لیے باغوں اور پارکوں میں جاتے ہیں، جہاں قسم قسم کے پھول، پودے، خوشنما درخت اور جھاڑیاں ہوا کرتی ہیں اور لوگ ان پر کشش مناظر کو دیکھ کر قلبی سکون محسوس کرتے ہیں۔سنڈے یعنی اتوار کا دن جو ہفتہ واری عالمی تعطیل کا دن ہے، جب آپ پارکوں کا رخ کریں تو وہاں کا منظر قابل دید ہوتا ہے۔اتوار کے دن تفریح گاہوں (جو بالعموم پودوں اور گلدستوں سے آراستہ ہوتی ہیں) میں انسانوں کی بھیڑ نظر آتی ہے۔

معاشرے میں بسنے والے انسان عام حالت میں بالعموم شور وغل اور چیخ و پکار کو ناپسند کرتے ہیں اور پر سکون ماحول کے متلاشی رہتے ہیں۔پیڑ پودے انسان کی اس فطری جبلّت کو پوری کرتے ہیں اور وہ اس طرح کہ شجر کاری کے نتیجے میں پیدا ہونے والے درخت شور شرابے کو روکنے میں ایک قدرتی غلاف اور ڈھال کا کام کرتے ہیں۔اسی طرح پیڑ پودے گرد و غبار سے سوسائٹی کو بچانے، سڑکوں اور شاہراہوں کو مزیّن کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ایک عرب عالم ''شجر کاری'' کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

فوائد الاشجار کثیرۃ:

منھا : تزئین الشوارع و الطرقات ، تقلیل الغبار فی المدیٰ والقریٰ والتخفیف من الضجیج والاصوات المزعجة ۔

اسی طرح ماحول کو سازگار بنانے اور موسم کو معتدل رکھنے میں یہ درخت اور پودے کافی معاون ثابت ہوتے ہیں، کیوں کہ ان کے اندر سورج کی شعاعوں کو جذب کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے۔یہ پودے فضاؤں میں آوارہ پھرنے والی زہریلی گیسوں کو جذب کر کے آکسیجن یعنی شفاف ہوا خارج کرتے ہیں، جس سے ہماری صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔مریضوں کے لیے ہرے بھرے درخت اور پھول پودے ایک مسیحا کا درجہ رکھتے ہیں۔اسی لیے ڈاکٹر مریضوں کو ہرے بھرے باغات اور سبزہ زاروں میں چہل قدمی کی صلاح دیتے ہیں، کیوں کہ ہرے بھرے پھولوں اور پودوں کے مناظر دیکھنے کے بعد مریض بہت جلد صحتیاب ہونے لگتے ہیں۔

درختوں اور پودوں کے مندرجہ بالا فوائد اپنی خاموش زبان میں اس بات کا ہم سے شدید مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم درختوں کو تحفظ فراہم کریں، ان کی قدر و قیمت پہچانیں اور جہاں تک ہوسکے ہم شجر کاری کے عمل کو فروغ دیں۔معاشرے کو صاف وشفاف بنانے اور ماحولیاتی آلودگیوں کو ختم کرنے میں شجر کاری مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔آج جب کہ ماحولیاتی آلودگی پوری دنیا کے لیے دردِ سر بنی ہوئی ہے، ایسے میں اسلام کے نظام طہارت کو دنیا میں نافذ کرنے اور ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے والے شجر کاری جیسے مفید اور

نتیجہ خیز عمل کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

ماحولیات کے عدم توازن کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھے جانے کی لائق ہے کہ اس کا سبب کوئی ایک نہیں ہے، بلکہ اس کے مختلف اسباب ہیں، جن میں بڑھتی ہوئی آبادی بھی اہم ہے۔ آج کی بڑھتی ہوئی آبادی نے رہائش کا مسئلہ پیدا کردیا ہے جسے پورا کرنے کے لیے انسانوں نے بے دردی سے جنگلوں کا صفایا کرنا شروع کردیا ہے۔ حالانکہ سائنسی تحقیق یہ اشارہ کرچکی ہے کہ درختوں کی اندھا دھند کٹائی سے ماحولیات کا توازن بگڑ رہا ہے۔ درخت اور پودے ماحولیات کو سازگار اور موسم کو اعتدال پر رکھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ سائنس کے اس علم سے پہلے قرآن حکیم میں اللہ پاک نے ہدایت فرمادی ہے کہ زمین پر ہریالی انسانوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ اسی لیے مذہب اسلام نے لوگوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ بے ضرورت درختوں کو نہ کاٹیں، کیوں کہ ہرے بھرے درخت انسانوں اور جانوروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ آج کی سائنسی دنیا اس حقیقت کا بہانگ دہل اعلان واعتراف کررہی ہے کہ درخت فضا سے زہریلی گیسوں کو جذب کرکے صاف ہوا (Oxygen) خارج کرتے ہیں، جو انسان اور جانور دونوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔ سائنس کی اصطلاح میں ''درخت انسانوں کے دوست ہیں۔'' سائنسی ارتقا سے بہت پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو شجرکاری کی اہمیت وفوائد سے آگاہ فرمادیا ہے۔ یہاں تک کہ جنگ میں بھی دشمن کے درختوں کو نہ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لیے آج دنیا کے کونے کونے میں شجرکاری ایک مہم کا درجہ اختیار کرچکی ہے۔ آج جب کہ درجۂ حرارت اور شدید گرمی پوری دنیا کو جھلسا رہی ہے، شجرکاری کی ضرورت و اہمیت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ شجرکاری کریں اور ملک و ماحول کو حسین اور پرکشش بنانے کے علاوہ شدید گرمیوں سے بچاؤ کے لیے اس عمل کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں۔

○○

اطلاع نامہ بابت ''بچوں کا ماہنامہ اُمنگ''

بموجب

فارم۔۴

مقام اشاعت: دفتر اردو اکادمی، سی پی او، بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

وقفۂ اشاعت: ایک ماہ

قومیت: ہندوستانی

پتہ: اردو اکادمی، سی پی او، بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

پبلشر: ایس۔ایم۔علی

قومیت: ہندوستانی

پتہ: اردو اکادمی، سی پی او، بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

ایڈیٹر: ایس۔ایم۔علی

قومیت: ہندوستانی

پتہ: اردو اکادمی، سی پی او، بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

مالک: (کوئی حصے دار شیئر ہولڈر نہیں)

اردو اکادمی (دہلی حکومت دہلی)

میں ایس۔ایم۔علی قائمی ہوش وحواس اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم ویقین کے مطابق درست ہیں۔

دستخط

(ایس۔ایم۔علی)